سید عطاء المحسن بخاری
جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام
پاکستان

مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ کا سانحۂ ارتحال۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

یہ زندگی بھی کیا ہے راحتوں میں ہو تو گردوپیش سے بے نیاز، کلفتوں میں گھری ہو تو لمحہ لمحہ کرب اور آزمائشوں میں ہو تو حرف حرف موت آشنا اور وحشتوں کے راہ میں ہو تو ایک ایک پل پُل صراط پر گزرتا ہے، جانے کس کا شعر ہے۔

زندگی بس درسِ عبرت انبساطِ گل سے ہے
شب کو چٹکا صبح مہکا دن ڈھلے مرجھا گیا

چودھری افضل ۸ رجنوری ۱۹۴۲ء میں فرنگی سامراج سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ۱۹۲۱ء سے اس جہاد کے عرصہ میں چودھری صاحب فقروفاقہ اور غیرت وحمیت کے زیور سے مرصع جدوجہد کے افق پر طلوع ہوئے اور تادم واپسیں اسی زیور کی جھنکار میں سرمست رہے اور جاتے ہوئے یہی دولت اپنی گرامی قدر رفیقۂ حیات کو دے گئے۔ اس پاک باز خاتون نے بیوگی کے ۴۶ برس کس طرح کاٹے انسانوں کے اس جنگل میں کوئی نہیں جانتا۔ چودھری صاحب کی اولاد نے زبردست جدوجہد کی اور وراثت میں ملی ہوئی محرومیوں کا منہ موڑ دیا اور اپنی عظیم ماں کو دکھوں کی گود سے نکال لیا اور ماں جی کی خوب خدمت کی اور اپنے لئے جنت خرید لی۔ ۴۶ برس کی بیوگی کاٹنے کے بعد بالآخر ہم سب احرار کارکنوں کی مقدس، بہادر، قناعت پیشہ اور ایثار شیوہ ماں عالمِ فانی سے جہانِ فانی کی طرف سفر کر گئیں۔ اناللہ۔ اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں درجاتِ عالیہ عطا فرمائے (آمین) ہم سب احرار ورکرز چودھری صاحب مرحوم ومغفور کی اولاد کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ادارہ نقیبِ ختمِ نبوت اور سب احرار ورکرز چودھری صاحب مرحوم ومغفور کے فرزندان چودھری اظہار الحق ادیب، پروفیسر قمر الحق بابت، جناب ضیاء الحق، ہمشیرگان اور خاندان کے تمام افراد کے حق میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۰

(سورۂ براءت ، پ ۱۰)

پروفیسر محمد اکبر نیازی تلہ گنگ ضلع چکوال

رات تاریک تھی۔ پھر راستہ
سارے کا سارا - پتھر
چار سو بکھرے ہوئے
جان کے، ایمان کے
خونی دشمن
اور ہر سمت سے اٹھتی ہوئی
خونی نظریں

بجلیاں کوند گئیں
کتنی غضب ناک گھٹائیں اُٹھیں
گھن گرج اتنی کہ کچھ
کان پڑی آواز
سُنائی نہیں دیتی

ایسی جاں سوز کشاکش تھی
کہ مجھ سے یارب
جانے کیا کچھ چھوٹا
کیا چیز گئی ــــ
کیسا کیسا تھا گراں مایہ ذخیرہ جو گیا
سال ہا سال کے
ہجرت کے سفر میں

پاؤں زخمی تھے - بدن زار و نحیف
اور تو کچھ نہ بچا
پر مرے مالک ، آقا
مرے نزدیک
جو سب کچھ تھا مرا
اُس کو بچا لایا ہوں
دل کے اِس غار میں مَیں
عشقِ محمّد کو چھپا لایا ہوں

اور یوں حاصلِ عمر مرا
میرا رفیقِ رہِ منزل۔ ساتھی میرا
ساتھ میرے ہے۔
مری اور نہ خواہش نہ طلب ہے کوئی
آرزو کوئی نہیں اور
تمنّا کا کہیں نام و نشان تک ناہیں
میرے مالک
تیرا انعام ـ سوا ہے مجھ پر
شکر تیرا ہو ادا کیسے
زباں کھولوں تو
الفاظ یہاں ؟ ساتھ نہ دینے پائیں۔